

تہصرے

حیاتِ وحید الرزمان مولانا وحید الزمان وقار نواز جنگ کے بوانج حیات اور علمی و عملی کارنامے، از مولانا محمد عبید العلیم حضیری۔ ناشر نور محمد ناگر خانہ تجارت کتب۔ آرام بانع کر اچھی۔ قیمت ۱۰ روپے۔ مولانا وحید الزمان اپنے نہاد کی عجیب دغیر سخیفیت تھے۔ پرشد ریس وہ رہاست حیدر آباد دکن میں بیس روپے ماہوار پر ذکر ہے، اور ترقی کرتے کرتے دہائی ہائی کوڑت کی جگہ تک پہنچے۔ اور وقار نواز جنگ کا خطاب پایا۔ آپ شردار است کی ۲۰ سال سے کچھ کم طازمت کرنے کے پیش یافتی۔ لیکن اس طازمت کے ساتھ ساتھ آپ کی علمی و تصنیفی زندگی کا سلسہ بھی چاربی رہا۔ اور اس صحن میں انہوں نے اتنا کام کیا کہ آدمی ہمراں رہ جاتا ہے۔

مولانا نے چھوٹی بڑی کوئی ایک سو کتابیں لکھیں۔ ان میں سے صحاح ستہ بھینی بخاری مسلم، ترمذی ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور امام مالک کی مرٹاکے اردو ترجمے ہیں۔ ایک کتاب تیویب القرآن لفظی مصائب القرآن ہے۔ پندرہ جلدیں میں ایک کتاب 'اصلاح الہدایہ' ہے جس میں محمد شاہ ناظر نگاہ سے فقہ حقیقی کی مشور کتاب "ہدایہ" کی اصلاح اور تصحیح ہے۔ موضع القرآن کے نام سے قرآن کا اردو ترجمہ اور تفسیر ہے۔ فقہ حقیقی کی مشور کتاب شرح الوفایہ کا اردو ترجمہ اور اس کی جامع شرح چار ختم جلدیں میں کی۔

مولانا وحید الزمان کی تصنیفی زندگی کا آخری کارنامہ "اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور سب سطح لغت ہے۔ اس لغت کی انہوں نے خود ہی کتابت بھی کی۔ اس وقت ان کی عمر تریس س کے قریب تھی۔ وہ اس عمر میں صبح چھنپتے سے شام کے پانچ بجے تک برابر کتابت کرتے رہتے تھے۔ پھر ان کی یہ کوشش بھی تھی کہ ان کی زندگی ہی میں یہ کتاب چھپ جائے۔ اور خدا نے کیا۔ یہ ان کی زندگی میں چھپ گئی۔ اس کتاب کی مختاری کا اندرازہ اس سے لگائیے کہ کار خانہ نور محمد نے اب اسے چھر جلدیں میں شائع کیا ہے اور اس کی قیمت بہتر دوپے ہے۔

تصنیف و تالیف میں اپنی اس نادرہ کاری کے ساتھ ساتھ اپنے عقائد میں بھی ایک عجوبہ

ثابت ہوئے۔ مشروع میں وہ کڑھنی تھے۔ چنانچہ مشرح الوقایہ کے اردو ترجمے کے ساتھ جو مشرح لکھی اس میں غیر مقلدین کے تمام اعتراضات کا تاریخ پوچھ لکھیا۔ بعد میں وہ غیر مقلدین گئے لیکن بعض مسائل میں جھوٹا ہلکا حدیث سے بھی آپ کا اختلاف رہا۔ اور آخر میں زیر نظر کتاب کے مصنف کے الفاظ میں "حیدر آباد میں امر اکی صحبت، دراسات اللہیب فی اسوۃ الحسنة بالحبيب مؤلفہ طامعین لکھنؤی اور شیخ طویلی کی مجمع البحرين کے مطابع" نے اخیر عمر میں اہل بیت سے محبت غلو کے درجہ تک پہنچا دی تھی اور تفصیلی قسم کے تین کا دنگ غائب آگئی تھا....."

مولانا وحید الزمان ۱۸۵۷ء کے خدر سے سات سال پہلے کا پنور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد وہاں کتابوں کے ایک بہت بڑے تاجر اور ناشر تھے۔ خدر میں یہ سب کچھ لٹ پٹ گی تو وہ حیدر آباد پہنچ گئے۔ اور وہیں مولانا وحید الزمان کی نشوونما ہوئی۔

مولانہ نے ساری عمر ریاست کی ملازمت کی، لیکن اس ملازمت کے متعلق ان کی نعمتی کیفیت کا اندازہ ان کے ارشاد سے کیجیے:

"میں اپنے مالک سے بہت شرمند ہوں۔ عمر کا اکثر حصہ مشتبہ امور اکھانے میں گزارا لیکن بعض اوقات میں ایسا کیا کرتا تھا کہ تxonah کا روپیہ تو اپنے کھانے پینے میں صرف کرتا اور مشتبہ روپیہ سرکاری محصولات اور ملیوں سے چارچ اور توگروں کی تxonah وغیرہ میں دیتا۔ اب جب سے مجھ کو ذلیفہ (پیش) ہو گیا ہے تو کسی مشتبہ ذرائع سے میں علحدہ ہو گیا ہوں لیکن اب بھی جو تxonah سرکار سے ملتی ہے وہ بھی مشتبہ میں داخل ہے۔ کیونکہ سرکاری پیسے میں شراب، اور سیندھی اور مکرات کی آمدی بھی مخلوط ہے اور جنگلات وغیرہ کی آمدی جو خلاف مشرع ہے، وہ بھی شرک ہے۔ غرض ساری عمر مجھ کو خالص مال حلال طیب ہیں میں ذرا شہنشہ ہو، کھانا بہت کم نصیب ہوا۔ اور یاد رہے کہ مولانا کو یہ تxonah حیدر آباد کی حکومت اصفیہ سے ملتی تھی جو ظاہر ہے غیر ممکن تھا۔ لیکن اس میں بھی انھیں اکل حرام کا شہر رہتا تھا۔

غرض یہ تھے ہمارے لگھے وقت کے بزرگ اور یہ تھا ان کے سوچنے کا انداز۔ اس کے ساتھ ساتھ ساتھ وہ نزولی مسیح کے بھی بہابہ منتظر رہتے تھے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں وجب

کی دوسری تاریخ یوم دشنبہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت علیہ نہیں اُترے... یہ بیش
زیرِ نظر کتاب میں فاضل مصنف نے مولانا کے سول نوحیات اور عملی کارنامے بڑھا اچھی طرح پیش
کیے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ مولانا کی غیر معمولی شخصیت اور ان کے عمد کا تجزیہ بھی کرو دیتے
اس نے کتاب کی حیثیت بنت بڑھ جاتی اور ہم اس عمد کو خوب سمجھ سکتے۔ (س)

مصنف: قاضی محمد سلیمان مقصود پوری۔ ناشر: مکتبۃ تذیریہ، بیچپا وطنی۔

اصحاب بدر

حضرت قاضی محمد سلیمان سلان مقصود پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی
کی تعارف کی محتاج نہیں۔ مرحوم مقدمہ کتابوں کے مصنف تھے۔ جن میں رحمۃ للعالمین خاص
شرت کی مالک ہے۔ اخلاص، تہییت، علمی گہرائی، تحقیق اور وقت نظر ان کی تصنیف کا نام یا
جوہر ہیں۔ وہ ریاست پیالہ کے بچھ تھے اور محمدہ کے اعتبار سے ان کی زندگی بڑی مصروف
تھی لیکن اللہ نے ان کو جعلی ملکہ عطا فرمایا تھا، اس کو الھوں نے نیات بہتر طریقے استعمال کیا اور ہم
موضوعات پر کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی تصنیفات کی شایان خصوصیت یہ ہے کہ انہیں ہر
حلقے میں قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ رحمۃ للعالمین کے سوا کئی سال سے ان کی
تصنیفات بالکل ناپید ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غالباً وہ ان کی زندگی ہی میں دینی ۱۹۳۰ء
سے پہلے طبع ہوئیں اس کے بعد دوبارہ طباعت کی نوبت نہیں آئی۔ جس کے پاس کوئی نسخہ
ہے وہ دیستے کوتیا رہیں۔ حضورت تھی کہ ان علمی جواہر پاروں کو دوبارہ زیور طبع سے آراستہ
کیا جاتا۔ خوشی کی بات ہے کہ چند اصحابِ ذوق نے اس طرف عنانی توجہ مبذول فرمائی ہے
اور مرحوم کے ورشاد جن میں ان کے پوئے قاضی عبدالباقی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، اسے
اجازت لئے کہ ان کی طبع ثانی کا سلسلہ نشر و رع کیا ہے چنانچہ کچھ عرصہ ہوا اس سے پہلے ان کی
تصنیف کردہ تفسیر سورہ یوسف "المجال والکمال" دوبارہ شائع ہوئی۔ اب مکتبۃ تذیریہ بیچپا وطنی
کی طرف سے "اصحاب بدر" نے طباعت داشاعت کے مراحل طے کیے ہیں۔ امید ہے باقی
تصنیفات بھی انشار اللہ آہستہ آہستہ شائع کی جائیں گی۔

زیرِ نظر کتاب "اصحاب بدر" اپنے موضوع کی بہترین کتاب ہے۔ اس کا موضوع وہ معرکہ
کارزار ہے جو سب سے پہلے مسلمانوں اور مخالفین اسلام کے درمیان بدر کے میدان میں گرم ہوا۔